قال النبی علیہ الصلوۃ والسلام

بلغوا عنی ولو اٰیۃ

قیمت سالانہ عہ

فی رسالہ ۱؎

احناف اہلسنت وجماعت کا مذہبی اخلاقی ماہوار رسالہ

تبلیغ الاحناف

جلد اوّل	بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۵۲ھ	نمبر اول

زیر ادارت

حضرت فاضل اجل جناب مولٰنا مولوی ابوالاسد
محمد عبدالحفیظ صاحب مدظلہ قادری بریلوی مفتی انجمن تبلیغ الاحناف
امرتسر

اراکین انجمن کے اہتمام سے چھپکر
دفتر انجمن تبلیغ الاحناف ہال بازار امرتسر سے شائع ہوا

کتبہ محمد رضا خان (موزوں رقم) بریلوی

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر ہال بازار پرنٹر شیخ سلطان احمد

عرض حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

امرتسر میں ایک زمانہ سے بسلسلۂ عرس امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سالانہ جلسے منعقد ہوتے رہے ہیں جس میں علماء اہلسنت جماعت مختلف مقامات سے تشریف لاتے ہیں۔ منشاء ان جلسوں کا صرف یہ رہا کہ احناف اہلسنت کے مذہب کے مطابق تقریریں ہوں اور مسلمان عملاً امام اعظم رضی اللہ عنہ کے اور اعتقاداً اہلسنت وجماعت کے مقلد ومتبع ہو جائیں۔ چنانچہ بفضلہ ایک حد تک نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جلسہ کی دو تین تاریخوں میں وہ مستحکم کام نہیں ہو سکتا جو دوام کے ساتھ رونما ہوگا۔ علاوہ اس کے جہاں جلسہ ختم ہوا اور علماء اہل حق تشریف لیگئے تو پھر خلاف اصول وہابیوں نے قادیانیوں نے شیعوں نے چکڑالویوں نے دیوبندیوں نے شور وغل مچانا شروع کیا کہ یہ مسئلہ غلط بیان کیا یہ خلاف قرآن وحدیث بیان کیا۔ لہذا ضرورت ہوئی کہ ایک انجمن مستقل قائم کیجائے اور ایک عالم جید جو تحریر وتقریر میں کامل ہو مناظرہ میں بے مثل ہو خلیق ہو لئیق ہو۔ انجمن میں مستقل طور پر قیام پذیر ہو کر تشنگان حق کو سیراب کرے۔ اس دکھ درد کو زبدۃ العارفین امام العاشقین اعلیحضرت شیخنا ومولٰنا مولوی حاجی حافظ سید پیر جماعت علیشاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ حضرت قبلہ نے فاضل اجل جناب مولانا مولوی ابوالاسد محمد عبدالحفیظ صاحب قادری بریلوی دام ظلہ کو اس اہم کام کے لئے منتخب فرمایا۔ اور ۱۶ شعبان ۱۳۵۱ھ کو حضور قبلہ عالم بھی امرتسر تشریف لائے اور حضرت مولٰنا مدظلہ بھی۔ میاں محمد جان مرحوم کی مسجد میں شب کو حضور قبلہ عالم نے اپنے کلمات طیبات سے مستفیض فرمایا اور دس روپے ماہوار مقرر فرما کے انجمن کی سرپرستی فرمائی۔ صبح کو مسجد سکندر خان مرحوم میں مولانا صاحب ممدوح کی حضرت نے دستار بندی فرمائی۔ رائے ہوئی کہ حضرت مولانا مدظلہ صبح وشام قرآن شریف وحدیث پاک کا ترجمہ فرمائیں۔ چنانچہ مکرمی جناب حاجی عبدالغنی صاحب سکرٹری انجمن شباب المسلمین ومتولی مسجد سکندر خان مرحوم نے نہایت

دریادلی سے درس کے واسطے اجازت دی۔ اور صرف اجازت ہی نہ دی بلکہ بے غایت فیاضی سے انجمن مذکور کی مبلغ ؏ روپیہ ماہوار سے امداد فرمائی۔ مولےٰ تعالیٰ جناب حاجی صاحب کی ان مساعی اسلامیہ کو قبول فرمائے اور دین و دنیا میں فلاح عطا فرمائے اور بانی مسجد سکندر خان مرحوم کی روح کو اس درس قرآن و حدیث سے فائدہ بخشے۔ بفضلہ تعالیٰ درس کے وقت کافی مجمع ہوتا ہے کہ مسجد گنجائش نہیں کر سکتی۔ ایک طرف تو حضرت مولٰنا کا لطف تقریر شیریں زبانی گردیدہ کئے ہوئے ہے، دوسری طرف حقائق قرآن اسرار حدیث شیدا بنائے ہوئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ درس اپنی شان میں آپ ہی نظیر ہے۔

اراکین انجمن نے یہ بھی تجویز کیا کہ انجمن کے فیوض سے بیرونجات کے سنّی بھائی بھی فائدہ اُٹھائیں۔ اس مسئلہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک ماہوار رسالہ کی اشاعت شروع کی جس کا پہلا پرچہ دست بوس جناب ہے۔ اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ عقائد اہلسنت وجماعت کی تعلیم فقہ حنفی کی ترویج ہو۔

تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ بالالتزام درس قرآن و حدیث میں شامل ہوں۔ انجمن کی ہر طرح امداد فرمائیں۔ رسالہ کو مطالعہ میں رکھیں اور اہل انجمن کو آگے قدم اُٹھانے کی ہمت دیں۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے حضرت قبلہ عالم محدث علیپوری مدظلہ کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ حضرت مولٰنا ابوالاسد بریلوی مدظلہ کو امرتسر میں قیام استقلالی عطا فرمائے۔ اور اُن کے فیوض سے مسلمانوں کو مستفیض فرمائے۔ معینان و اراکین انجمن کو یہاں وہاں حسنات سے مالا مال فرمائے

آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم

خاکسار

محمد الدّین دار شال مرچنٹ سکرٹری انجمن تبلیغ الاحناف

ہال بازار امرتسر

قطع القتاد عن سبیل الرشاد

الحمدللہ ! کہ اس رسالہ میں پیرزادہ جناب مولانا بہاءالحق صاحب قاسمی امرتسری کے رسالہ "سبیل الرشاد" پر عالمانہ گرفتیں، محققانہ مواخذے کئے گئے ہیں۔ اور چھ صحابہ کرام۔ چھ محدثین عظام اور پندرہ علمائے ذوی الاحترام کے ارشادات واقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات وصفات کے بیشمار اسرار ومعارف کا عالم بنایا، ماکان ومایکون کی خبردی، موجودات وکائنات کے تمام کلیات وجزئیات ذرہ ذرہ کا علم عطا فرمایا، بدء الخلق سے قیامت بلکہ اس سے آگے کے واقعات وحوادث پر مطلع فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی اشرف الموجودات واعلم المخلوقات سید الانس والجان عالم مایکون وماکان وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین اتبعوہ باحسان

اما بعد فقیر کی نظر سے ایک رسالہ مسماۃ بہ سبیل الرشاد تحقیق علم غیب میں گزرا جس میں مصنف نے مسئلہ مذکورہ پر ایک خبط آمیز مضمون ہدیۂ ناظرین فرمایا ہے اس رسالہ پر کچھ تقریظات بھی ہیں۔ ایک تقریظ کے سوا تمام تقریظوں کے دیکھنے کے بعد حیرت بے نقاب ہوکر اُچھل پڑتی ہے۔ مکرمی جناب مولانا مولوی محمد عالم صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی تقریظ صحیح معنیٰ میں تقریظ ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "جو شخص تنازعات مذہبی ومشربی سے الگ ہوکر اپنے لئے کوئی مسلک مقرر کرنا چاہے اس کے واسطے یہ رسالہ شمع ہدایت کا کام دیگا۔" رسالہ کے تمام اُلٹ پھیر کو اس تقریظ نے بے حجاب کردیا

اور ناظرین رسالہ کو متنبہ کر دیا کہ یہ رسالہ کسی خاص مسلک کی پابندی میں نہیں تحریر کیا گیا ہے بلکہ ایک نیا مسلک ایسا اختیار کیا گیا ہے جو علمائے اہلسنت اور دیوبند دونوں کے خلاف ہے۔ گویا یوں کہنا چاہئے۔ لا الی ھٰؤلآء و لا الی ھٰؤلآء۔ چونکہ اس رسالہ میں علماء اہلسنت مفسرین و متکلمین و صوفیائے کرام کے مسلک کے خلاف مسئلہ علم غیب کی تصویر کشی کیگئی ہے۔ اس لئے میں نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے کچھ سطور کے لکھنے کا ارادہ کیا تاکہ عقیدہ حقہ صحیح طور سے مسلمانوں کے سامنے پیش ہو جائے:۔

ضروری تنبیہ

مولٰے تبارک و تعالیٰ نے مکلفین کو دو طرح سے تکلیف دی ہے (۱) من حیث الاعتقاد (۲) من حیث العمل۔ اعتقادیات میں ہم اہلسنت وجماعت کے متبع ہیں اس لحاظ سے ہم سُنّی کہلاتے۔ عملیات میں ہم امام الائمہ سیدنا و مولٰنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلّد ہیں۔ اس لحاظ سے ہم حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح شافعیہ مالکیہ حنبلیہ اعتقادیات میں اہلسنت وجماعت ہیں اور عملیات میں اپنے اپنے امام کے مقلّد ہیں۔ غرضکہ مقلدین ائمہ اربعہ اگرچہ عملیات میں مختلف ہیں لیکن عقائد میں سب متحد ہیں۔ در بارہ اعتقادیات حنفیہ کے اقوال سے شافعیہ وغیرہم، شافعیہ وغیرہم کے اقوال سے حنفیہ استناد کرتے ہیں۔ بعض لوگ دھوکا دیدیا کرتے ہیں کہ تم حنفی ہو شافعی وغیرہ کا قول کیوں پیش کرتے ہو۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اختلاف حنفیہ شافعیہ کا فروع میں ہے نہ عقائد میں۔ لہذا عقائد میں اُن کا قول ہم پیش کر سکتے ہیں۔ حضرت عمدۃ المحققین زبدۃ المحدثین اعلیحضرت عظیم البرکت جناب مولٰنا شاہ فضل رسول صاحب قبلہ عثمانی بدایونی قدسنا اللہ بسرہ النورانی اپنی کتاب مستطاب "تصحیح المسائل" میں فرماتے ہیں:۔

"اختلاف شافعیہ و حنفیہ در فروع قیاسیہ است البتہ در ہر مسئلہ فرعیہ کہ اجتہاد ہر دو بزرگوار مختلف باشد مقلد یکے را استناد بدیگرے علے التفصیل محل کلام است

دازمسائل فرعیہ درانکہ اختلاف نباشد ودرغیر فرعیہ عموماً استنادیکے بدیگرے
دردین جاریست تمام حنفیہ بشافعیہ وشافعیہ بحنفیہ استدلال میکنند کتب جانبین
ازاں مملو وفیما بین حنفیہ وشافعیہ معاذاللہ افتراق ملت نیست۔ انتہیٰ"

دیکھئے علاّمہ سعد الدین تفتازانی شافعی ہیں اور عقائد میں اُنہوں نے شرح عقائد لکھی جو درس میں داخل، تمام حنفی دربارہ عقائد اُس سے دلیل لاتے ہیں۔ علاّمہ ابن شریف صاحب مسامرہ شارح مسایرہ شافعی ہیں اور مصنف رسالہ سبیل الرشاد نے اُن کے قول کو استدلاً پیش کیا۔

پس مسائل اعتقادیہ میں اہلسنت کے اقوال سے سند پیش کرنا کافی ہے حنفی ہونا ضروری نہیں۔ اس لئے کہ حنفیہ میں بہت سے معتزلی تھے مرجئہ تھے زیدیہ تھے جو عقائد میں اہلسنت وجماعت کے خلاف، اگرچہ فروع میں مقلد امام تھے۔ دیکھو جاراللہ زمخشری کہ کتنے بڑے پایہ کا حنفی ہے لیکن سخت معتزلی ہے۔ کتب حنفیہ میں بہت سے معتزلہ کی اقوال پیش آتے ہیں، یہانتک کہ صاحب قنیہ حنفی خود معتزلی تھا۔ عقائد میں ہم کسی معتزلی وغیرہ کا کوئی قول اُسکی حنفیت دیکھکر پیش نہیں کرسکتے۔ حضرات دیوبند نے جو اکثر مسائل میں لغزشیں کیں وہ اسی وجہ سے کہ کسی کی حنفیت پر قربان ہوگئے اور اُن کے اقوال کو اعتقاد بنالیا اور یہ نہ دیکھا کہ یہ سنی نہیں۔ ایسا نہ کرتے اور عقائد میں اہلسنت وجماعت کے سوا دوسرے کے متبع نہ ہوتے تو آج یہ تفریق بین المسلمین کبھی نہ ہوتی۔ افسوس مصنّف "سبیل الرشاد" نے اس رسالہ میں صاحب روح المعانی محمود آلوسی کے اکثر اقوال نقل کئے اور یہ نہ دیکھا کہ وہ خود وہابیت آمیز عقائد کے حامی تھے۔ ایک رسالہ اُنہوں نے وہابیہ نجد کے عقائد کی تعریف میں لکھا ہے۔ یقین نہ ہو تو بمبئی سے ابناء غلام رسول سورتی کے کتب خانہ سے منگاکر مطالعہ کیجئے۔ یہی عدم تمیز ایک چیز ہے جس سے عقائد حقہ کو ٹھیس لگتی ہے اور انسان سبیل غی اختیار کرتا ہے۔

بلکہ میں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرات دیوبند اور وہابیہ غیر مقلدین دونوں عقائد میں متحد ہیں۔ جو وہابیہ کے عقائد ہیں وہی دیوبندی حنفیوں کے۔ مولوی رشید احمد صاحب

گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔ "عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں، البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں"۔ کیسی صاف تصریح ہے کہ دیوبندی اور وہابی سب کے عقائد ایک ہیں[ﮧ]۔ فتاویٰ رشیدیہ میں جابجا وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تعریف، اُن کی کتاب "تقویۃ الایمان" کی مدح سرائی موجود ہے۔ ثابت ہوا کہ حضرات دیوبند کی ایسی ہی حنفیت ہے جیسی معتزلہ کی ہے۔ یعنی جسطرح معتزلہ حنفی تھے لیکن اہلسنت وجماعت سے خارج، یوں ہی دیوبندی حنفی ہیں لیکن سنّی نہیں۔ الحمدللہ تعالیٰ کہ ہم حنفی بھی ہیں اور سنّی بھی۔ علم غیب کا مسئلہ چونکہ عقائد سے تعلق رکھتا ہے اس لئے قاعدہ مُمہدہ کی بنا پر ہم اہلسنت کے اقوال پیش کرینگے۔ عام ازیں کہ وہ حنفی ہوں شافعی ہوں مالکی ہوں حنبلی ہوں۔ کسی وہابی معتزلی نجدی اسمٰعیلی دیوبندی کا کوئی قول ہرگز پیش نہیں کیا جائیگا۔ اور نہ کسی سنّی کو دربارہ عقائد پیش کرنا چاہئے۔

لطیفہ علمیّہ

حنفیت اور سنیت میں عام خاص من وجہ کی نسبت ہے جس میں دوؔ مادے افتراق کے ہیں اور ایک اجتماع کا (۱) بعض حنفی سنّی نہیں جیسے معتزلہ زیدیہ مرجئہ اور اس زمانہ میں دیوبندیہ (۲) بعض سنّی حنفی نہیں جیسے شافعیہ وغیرہ (۳) بعض وہ ہیں جو سنّی بھی ہیں حنفی بھی ہیں، جیسے ہم۔ فالحمد للہ تعالیٰ:۔

نوٹ:۔ مصنّف رسالہ "سبیل الرشاد" کے قول کو نقل کرتے وقت لفظ "قولہ" تحریر کیا جائیگا اور جو کچھ مجھے عرض کرنا ہے وہ لفظ "اقول" سے شروع کرونگا۔ اس تحریر کے ملاحظہ کے وقت رسالہ "سبیل الرشاد" ضرور سامنے رکھیں:۔

ابتدائی مضمون میں مصنف کو تسلیم کرنا ہی پڑا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر۔ اور ایسا کافر کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ اس کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں کہ

"البتہ اس سے وہ صورت خارج ہے کہ حضرات انبیاء کرام کیلئے مغیبات کا علم مانکر یہ کہا جائے کہ چونکہ علم غیب، اُسے کہتے ہیں جو بلا واسطہ حاصل ہو اس لئے انبیاء

[ﮧ] رسالہ تردید عقائد نجدیہ دیوبندیہ میں ۲۵ طرح دو بھائیوں کا اتحاد ثابت کیا گیا ہے ۱۲

علیہم السلام کے علم کو علم غیب نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ بلا واسطہ نہیں۔ یہ محض نزاع لفظی ہے اور اگرچہ ایسے شخص کو غلطی خوردہ کہا جا سکتا ہے لیکن اُس کی تکفیر کسی طرح جائز نہیں"۔

اقول:۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ جناب نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے علم مغیبات مانکر اُسے علم غیب نہ کہنا غلطی ہے۔ مگر جناب نے یہ "غلطی خوردہ" اور غلط گو کس کس کو بتایا؟ تمام علماء دیوبند خصوصاً جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی آپ کے نزدیک اس غلطی کے مرتکب ہوئے۔ اور مجھے تعجب آتا ہے بعض مقرظین رسالہ پر کہ بہ نہایت حسن و خوبی اپنے بزرگوں کی غلطی تسلیم کرتے ہوئے تقریظ لکھدی۔ آپ فرماتے ہیں کہ "مغیبات کا علم مانکر اُس کو علم غیب نہ کہنا نزاع لفظی ہے"۔ کیوں جناب! اگر یہ نزاع لفظی ہے تو اس نزاع لفظی پر شرک کا فتویٰ کیوں دیا گیا؟ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ ص۴۳ میں ہے:۔

"علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ کتبہ الاحقر رشید احمد"۔

دیکھا جناب نے! آپ کے اس نزاع لفظی کو کیا توڑا مروڑا اور صاف تصریح کر دی کہ لفظ علم غیب کا اطلاق دوسرے کیلئے شرک ہے۔

چونکہ آپ اور آپ کے مقرظین حضور کیلئے لفظ علم غیب کا اطلاق کر رہے ہیں اور مولوی رشید احمد صاحب لفظ علم غیب کے اطلاق کو شرک بتا رہے ہیں۔ اب فرمائیے کہ اس فتویٰ رشیدی سے آپ پر کیا اثر ہوگا؟ آپ فرما چکے کہ حضور کے علم غیب کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور مولوی رشید احمد صاحب کسی تاویل سے بھی علم غیب کا اقرار نہیں کرتے۔ تو آپ کے اس فتوے سے اُن پر کیا اثر ہوگا؟ غور فرمائیے۔

جناب مولوی اشرف علی صاحب بھی حفظ الایمان میں لکھتے ہیں۔ "بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا"۔ جو مولوی رشید احمد صاحب نے فرمایا وہی مولوی اشرف علی صاحب نے۔ تو آپ کے فتوے کا اثر جو مولوی

رشید احمد صاحب پر ہوا، وہی مولوی اشرف علی صاحب پر۔ اور مولوی رشید احمد صاحب کے فتوے سے جو آپ پر اثر مترتب ہوگا وہی مولوی اشرف علی صاحب کے فتوے سے۔

مولوی رشید احمد صاحب دوسری جگہ اسی فتاوٰی میں فرماتے ہیں کہ "یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا، صریح شرک ہے۔" کہئے! اب تو نزاع لفظی نہ رہا بلکہ معنے تک پہنچا۔ فرمائیے اب آپ کا، آپ کے مقرظین کا عقیدہ علم غیب ہے یا نہیں؟ بہر صورت اپنے لئے اور اُن کیلئے فتوٰے تحریر فرمائیں۔

آپ فرماتے ہیں "اس نزاع لفظی کی وجہ سے تکفیر کسی طرح جائز نہیں"۔ اگر جناب یہ نزاع لفظی ہی ہے تو مولوی اشرف علی صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب نے قائل علم غیب پر کیوں کفر کا فتوٰی لگایا۔ فتوی کفر واپس کرائیے۔

اگر اس سے یہ مراد ہے کہ اس نزاع لفظی کی وجہ سے علماء دیوبند کی تکفیر جائز نہیں۔ تو جناب والا کسی نے نزاع لفظی کی وجہ سے کسی کی تکفیر نہیں کی بلکہ علمائے اہل سنت نے جو منکرین علم غیب کی تکفیر کی وہ تین وجہوں سے۔

وجہ اوّل۔ تو وہی ہے جو آپ نے خود تحریر فرمائی کہ حضور کیلئے مطلقاً علم غیب کا انکار کرنا کفر ہے۔

دوسری وجہ۔ یہ ہے کہ منکرین علم غیب نے مثبتین علم غیب کو کافر و مشرک کہا۔ حالانکہ حضور کیلئے علم غیب قرآن و احادیث سے ثابت، اور مسلمانوں کو کافر کہنا کفر ہی۔

تیسری وجہ۔ یہ ہے کہ منکرین علم غیب نے انکار علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ عبارتیں لکھیں جو صراحۃً گستاخی اور توہین ہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مقرظہ براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی کی عبارت ملاحظہ فرمائیے:-

"الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو

رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"

معاذاللہ! کیسے مُنہ بھر گستاخی کی ہے۔ شیطان کے واسطے وسعت علم نص سے ثابت مانکر ایمان ٹھیرایا، اور حضور کیلئے وسعت علم ماننے کو شرک بتایا۔ حضور کے علم سے شیطان کے علم کو وسیع مانا۔ کیا یہ شان رسالت میں کھلی توہین نہیں ہے؟ علّامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔ "من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصہ" (جو شخص یہ کہے کہ فلاں حضور سے زیادہ وسعت علم رکھتا ہے اُس نے حضور کی توہین کی)

اس توہین کی وجہ سے علماء اہلسنّت نے تکفیر کی نہ نزاع لفظی پر۔ مولوی اشرف علی صاحب "حفظ الایمان" میں لکھتے ہیں:۔

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اُس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔"

نعوذ باللہ منہ! حضور کے علم غیب کو اگرچہ وہ علم غیب بعض ہی ہے، زید وعمر بچے پاگل جانور چوپایوں کے علم غیب سے تشبیہ دینا کیا کھُلی توہین نہیں ہے؟ اسی توہین کی وجہ سے علمائے اہلسنت نے تکفیر کی نہ نزاع لفظی پر۔ ان توہین آمیز کلمات پر علماء نے جو احکام صادر فرمائے ہیں، دیکھنا مقصود ہو تو فتاوٰی حسام الحرمین مصنفہ اعلیحضرت عظیم البرکت مولٰنا حاجی حافظ شاہ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز کا مطالعہ فرمائیں۔ جس میں عرب وعجم کے علمائے اہلسنت کے بیشمار فتاوٰی موجود ہیں۔

قولھٗ۔ "اور افراط کا پہلو یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام خصوصًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدء الخلق سے لیکر قیامت بلکہ ہمیشہ کی تمام اشیاء وموجودات اور تمام واقعات وحوادث کے ہر چھوٹی سے چھوٹی جزئی اور کائنات عالم کے ہر ذرہ کا ہر وقت اور ہر زمانہ میں عالم قرار دیا جائے۔"

اقول:۔ آپ نے حضور کے علم کو بدء الخلق سے قیامت تک بلکہ ہمیشہ کی تمام

اشیاء موجودات اور تمام واقعات وحوادث کے ہر ہر چھوٹی جزئی اور کائنات عالم کے ہر ذرہ کا عالم قرار دیا جانا، افراط کا پہلو بتایا۔ اور ایسے افراط کرنے والے کو آپ نے گمراہ قرار دیا۔ جیساکہ "ضروری توضیح" کے عنوان کے ماتحت تحریر فرمایا۔

آپ نے افراط کا پہلو قائم کرتے وقت بڑی ناجائز جرأت سے کام لیا۔ اگر جناب یہ تحریر فرماتے وقت احادیث نبی کریم اور اقوال مفسرین ارشادات علماء کو پیش نظر رکھتے تو آپ کو کبھی اس کے لکھنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ پہلے میں آپ کے اس افراط کے حق ہونے کے دلائل پیش کروں اور ثابت کروں کہ یہ افراط نہیں۔ پھر وہ باتیں آپ سے پوچھوں۔

حدیث اول بخاری شریف میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں۔ قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ۔ (ایک بار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے خلق سے لیکر جنتیوں کے جنت دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کے احوال وواقعات بیان فرمائے)

حدیث دوم مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایکدن حضور نے نماز فجر کے بعد سے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا۔ درمیان میں نمازوں کے سوا کچھ کام نہ کیا۔ فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ۔ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب بیان فرمایا۔

حدیث سوم بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً ما ترک شیئاً یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ۔ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے ہر چیز کو حضور نے بیان فرمایا۔

حدیث اول کی شرح میں حاشیہ بخاری میں ہے۔ والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعاً قال الطیبی دل ذلک علی انہ اخبر عن جمیع احوال

المخلوقات۔ علامہ عینی حنفی شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔ فیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائھا الی انتھائھا۔ یعنی یہ حدیث شریف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ حضور نے ایک ہی مجلس میں مخلوقات کے تمام واقعات و احوال ابتدا سے انتہا تک بیان فرمائے۔

معالم التنزیل میں ہے۔ قال ابن کیسان خلق الانسان یعنی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ما کان و ما یکون۔ ابن کیسان نے کہا کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے حضور کو اور اُن کو ماکان و مایکون کا بیان سکھایا۔ ایسا ہی تفسیر حسینی میں ہے۔

روح البیان میں ہے۔ وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم قطرت فی حلقی قطرۃ لیلۃ المعراج علمت ما کان وما سیکون۔ میرے حلق میں شب معراج ایک قطرہ ٹپکایا گیا میں نے ماکان و مایکون جان لیا۔

حدیث چہارم مشکوٰۃ شریف میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہو وہ حدیث اختصام ملائکہ کو روایت فرماتے ہوئے حضور کا ارشاد بیان فرماتے ہیں۔ فرایتہ عزوجل فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیئی وعرفت۔ دوسری روایت میں ہے۔ فعلمت ما فی السمٰوات والارض۔ میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا اُس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینہ میں پائی۔ پس ہر چیز میرے لئے روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لیا۔ اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب جان لیا۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمین ہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزئی و کلی و احاطہ آں۔" (حضور کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ تمام علوم کلیہ اور جزئیہ حاصل ہو گئے اور احاطہ فرما لیا)

حدیث پنجم امام احمد اپنے مسند میں اور دیگر محدثین حضرت ابوذر غفاری سے روایت فرماتے ہیں۔ لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ

الا ذکرلنامنه علما۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضرت نے ہمارے سامنے بیان نہ فرمایا ہو

نسیم الریاض میں علامہ خفاجی فرماتے ہیں۔ ھذا تمثیل لبیان کل شیئی مفصلاً تارۃ واجمالا اخری۔ یہ ایک مثال ہے کہ حضور نے ہر ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً۔

حدیث ششم | محدث طبرانی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا۔ ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیٰمۃ کانما انظر الی کفی ھٰذہ۔ بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اُٹھالی ہیں اُسے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔

علامہ زرقانی شارح مواہب اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں۔ ان اللہ قد رفع ای اظہر وکشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع ما فیھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے لئے مکشوف وظاہر فرمایا کہ جو کچھ اُس میں ہے سب کا احاطہ فرمالیا۔

حدیث ہفتم | مُسلم شریف میں ہے حضور فرماتے ہیں۔ انی لاعرف اسمائھم واسماء اٰبائھم والوان خیولھم۔ اس کے تحت میں ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔ فیہ مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ صلی اللہ علیہ وسلم محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات۔ (باوجود اس کے کہ یہ معجزہ ہے اس میں یہ بھی دلالت ہے کہ حضور کے علم نے کائنات کے تمام کلی اور جزئی کو محیط فرمالیا)

کتاب الابریز شریف میں ہے (یعلم صلی اللہ علیہ وسلم من العرش الی الفرش ویطلع علی جمیع ما فیھما) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے فرش تک ہر چیز کو جانتے ہیں۔

ملا علی قاری حنفی شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔ وکون علومھا من علومہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ومعارف وعوارف متعلق بالذات والصفات وعلمهما یکون نهرا من بحور علومه وحرفا من سطور علمه۔ خلاصہ یہ کہ تمام کائنات کا علم حضور کے علمی دریاؤں سے ایک نہر ہے اور علمی دفاتر سے ایک حرف یعنی ماکان ومایکون کا علم حضور کے علم کا بعض ہے حضور کا علم اس سے کہیں زائد ہے۔

مولٰنا عبید اللہ صاحب اپنے رسالہ تنبیہ الغفول میں فصل الخطاب سے اور وہ علامہ قیصری شارح فصوص الحکم سے نقل کرتے ہیں۔ ولا یعزب عن علمه صلی اللہ علیہ وسلم مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبته۔ حضور کے علم سے ایک ذرّہ آسمان وزمین کا پوشیدہ نہیں۔

حدیث اول سے ثابت ہوا کہ حضور نے بدء الخلق سے قیامت اور قیامت سے آگے دخول جنت ودوزخ تک کی خبر دی۔

حدیث دوم اور سوم سے ثابت ہوا کہ قیامت تک کے احوال کی خبر دی۔ علامہ طیبی اور علامہ عینی کے اقوال سے معلوم ہوا کہ ابتدائے خلق سے انتہا تک مخلوقات وموجودات کے تمام احوال وواقعات کی خبر دی۔ تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر حسینی اور تفسیر روح البیان سے پتہ چلا کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب کو ماکان ومایکون یعنی روز اول سے آخر یوم تک کی اشیاء وموجودات کا علم عطا فرمایا۔

حدیث چہارم سے معلوم ہوا کہ آسمان وزمین کی اشیاء حضور نے جان لی اور پہچان لی۔ حضرت شیخ محقق کے ارشاد سے مفہوم ہوا کہ تمام علوم کلیہ وجزئیہ کا حضور نے احاطہ فرمالیا۔

حدیث پنجم اور ارشاد علامہ خفاجی سے معقول ہوا کہ حضور کو ہر چھوٹی سے چھوٹی جزئی کا علم عطا فرمایا گیا اور آپ نے کبھی تفصیلاً اور کبھی اجمالاً بیان فرمایا۔

حدیث ششم اور علامہ زرقانی کے قول سے ثابت ہوا کہ دنیا کی ہر جزئی کا حضور کے علم نے احاطہ فرمالیا۔

حدیث ہفتم اور ملا علی قاری حنفی کے ارشاد سے ظاہر ہوا کہ کائنات کے تمام کلیات وجزئیات کا حضور کے علم نے احاطہ فرمالیا۔ کتاب الابریز سے معلوم ہوا کہ عرش سے فرش تک کے تمام اشیاء وموجودات کا علم عطا فرمایا گیا۔ ملا علی قاری حنفی کے قول سے ثابت ہوا کہ تمام ماکان ومایکون اور جمیع موجودات من بدء الخلق الی انتہائہ کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمی دریاؤں میں سے ایک نہر ہے۔ علامہ قیصری شارح فصوص الحکم کے ارشاد سے ثابت ہوا کہ کائنات کا کوئی ذرہ حضور کے علم سے خارج نہیں ذرہ ذرہ کا علم ہے۔

اب جناب ارشاد فرمائیے کہ آپ کے افراط کا ہر ہر لفظ حدیث سے تفسیر سے اقوال علماء سے ثابت ہوچکا۔ یہ تمام محدثین مفسرین علماء کرام آپ کے نزدیک معاذ اللہ سب گمراہ ہوئے۔ انسان کو ذرا سوچ سمجھ کے بات کرنی چاہیئے۔

ہاں جناب آپ نے کئی بار تحریر فرمایا کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں عالم قرار دیا جائے۔ اس بے معنے جملہ سے خدا جانے آپ کی کیا مراد ہے۔ جب کائنات کے ہر ہر ذرہ کا علم خدا نے عطا فرمادیا۔ ماکان ومایکون کے تمام امور واشیاء کا عالم بنادیا۔ عرش سے فرش تک کے غیب پر مطلع فرمادیا۔ مخلوقات کے جمیع احوال وحوادث کی خبر دیدی۔ تو وہ زمانہ اور وہ وقت کونسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضور سے علم واپس لے لیا۔ علماء اہلسنت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ حالت حیات میں حضور جیسے عالم تھے ویسے ہی دنیا سے پردہ کرنے کے بعد بھی۔ علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ وقد قال علمائنا رحمھم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذلك جلی عندہ لا خفاء بہ۔ کہ حضور جسطرح حالت حیات دنیوی میں اپنی امت کا مشاہدہ فرماتے تھے اور ان کے احوال اور نیات اور عزائم اور خواطر کو پہچانتے تھے۔ ایسے ہی حیات اُخروی میں۔ اور یہ سب کچھ حضور پر ایسا روشن ہے کہ ذرا پوشیدگی نہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ حضور جب اپنے خالق تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے

اُس کے انوار و تجلّیات میں استغراق تام ہوتا تو دنیا و ما فیہا سے کچھ غرض نہیں رہتی تھی۔ اور جب حضور اسطرف توجہ فرماتے تو تمام چیزیں منکشف ہو جاتیں۔ حضرت ملک العلماء بحر العلوم لکھنوی قدسنا اللہ بسرہ الصوری والمعنوی شرح مثنوی میں مولانائے معنوی کے ذیل کے شعر میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود　　　دل دریں لحظہ بخود مشغول بود

اس بیت کے معنے یہ ہیں کہ قلب مبارک اپنے آپ کے مشاہدہ میں مشغول تھا اور ذات احدیت مع جمیع اسمائہ قلب میں متجلی تھی۔ اس استغراق کی وجہ سے عالم کون کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ ایسے استغراق میں اگر بعض اشیاء سے بے توجہی ہو تو حضور کے علم میں نہ کوئی کمی ہوتی ہے اور نہ دائرہ علم کی وسعت میں کوئی فرق آتا ہے۔ اور اس استغراق میں بعض اشیاء سے بے توجہی ہر وقت نہیں ہوتی ہے بلکہ کبھی کبھی۔ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الیواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں۔ قال الشیخ محی الدین رضی اللہ عنہ وسبب خفاء بعض احوال الدنیا علی الانبیاء والاولیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام انما ھو لما غلب علی قلوبھم من عظیم مشاھدۃ جلال اللہ فغابوا بذلک عن تدبیرھم للکون ولو ان ذلک الجلال والعظمۃ انحجب عنھم لکانوا اعرف الناس بامر الدنیا لکن لا یخفی ان حجابھم عن تدبیر الکون انما ھو لھم فی بعض الاوقات لا کلھا۔

پھر یہ بھی بعض اشیاء کا حضور سے محجوب ہونا ابتداء امر میں تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے صدر شریف کو منشرح فرما دیا تو اب خلق و خالق دونوں کا ایک ساتھ مشاہدہ فرماتے تھے۔ اور ایک مشاہدہ دوسرے مشاہدہ کا حاجب نہیں۔ حضرت امام شعرانی فرماتے ہیں۔ قال بعض العارفین وما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تزاید کمالہ فصار یدبر امر الدنیا والاٰخرۃ ولم یکن یشغلہ مشاھدۃ جلال اللہ عزوجل عن ذلک وقد ذکر الجلال السیوطی رحمۃ اللہ علیہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان مکلفا الاقبال علی اللہ عزوجل وعلی الخلق معافی اٰن واحد لا یحجبہ

الخلق عن الحق والحق عن الخلق هذه الكلمة من الدولة المكيه
امام شعرانی علامہ جلال الدین سیوطی کا قول نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکلف تھے کہ ایک ہی آن میں حق کی طرف بھی متوجہ ہوں اور خلق کی طرف بھی۔

سبحان اللہ! یہ ہی ہیں علماء امت کے اقوال جن کو دیکھکر ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

قولہ - اس باب میں صحیح اعتقاد یہ ہے الخ

اقول - اس باب میں صحیح اعتقاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو علم مغیبات عطا فرمایا۔ خصوصاً اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب عرش تا فرش سب اُنہیں دکھایا۔ ملکوت السمٰوات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک کا سب ماکان و مایکون اُنہیں بتایا۔ اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علم حضور اُن سب کو محیط ہوا۔ نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر ہر رطب و یابس سب کو جدا جدا تفصیلاً جان۔ بلکہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا علم نہیں بلکہ حضور کے علم سے ایک چھوٹا حصہ ہے۔ ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار سمندر لہرار ہے ہیں جن کی حقیقت وہ جانیں یا اُن کا عطا کرنے والا مالک و مولیٰ جل و علا۔

دعاوی مذکورہ کے ہر ہر جز کی دلیل حدیث و تفسیر و اقوال علماء سے ذکر کر چکے ہیں مطابقت فرماتے جائیے۔ اس کے بعد مزید ضرورت ہوگی تو دعاوی مذکورہ کے دلائل صرف قرآن مجید سے پیش کر دینگے۔

قولہ - لیکن جن امور و اشیاء کا علم منصب نبوت کیلئے ضروری نہیں اُن سب پر حضور علیہ السلام کا مطلع ہونا نہ تو ضروری نہ ایسا علم کلی ثابت ہے۔

اقول - قرآن و حدیث و تفسیر و اقوال علماء سے ثابت ہو چکا کہ کائنات کے ہر ہر ذرہ کا علم حضور کو عطا فرمایا گیا۔ اور جسقدر دیا گیا وہ سب حضور کی شان کے لائق تھا ورنہ عطا کرنا بیکار۔ اور جسقدر قرآن و حدیث نے حضور کا علم بیان فرمایا اُس سے کمی کرنا

ضرور گمراہی ہے۔

قولہٗ ۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کیطرح ہر وقت اور ہر زمانے میں تمام موجودات واشیا اور ہر ہر ذرہ کے عالم ہوں۔ اس سے تو حضور کا رب العزت کے علم پر محیط ہونا لازم آتا ہے۔

اقول ۔ حق تعالیٰ کی طرح تو کوئی مسلمان حضور کا علم نہیں مانتا۔ شاید یہ آپ نے خواب دیکھا اور خواب حجت نہیں۔ یا یہ مسلمانوں پر افتراء محض ہے ورنہ سند پیش کی ہوتی کہ فلاں کتاب میں یوں لکھا ہے۔ ذہن میں ایک شق باطل قائم کر کے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالنا کس نے سکھایا ہے۔ اہلسنت کا یہ عقیدہ نہیں۔ بلکہ اہلسنت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ یہ ماکان وما یکون اور غیب السمٰوات والارض خدا کے علم سے ایک قطرہ بھی نہیں۔ علامہ خفاجی حواشی بیضاوی میں فرماتے ہیں۔ ان معلومات اللّٰہ تعالیٰ لا نہایۃ لہ وغیب السموات والارض وما یبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہا۔ آپ فرماتے ہیں کہ تمام موجودات واشیاء کے عالم ہونے سے خدا کے علم پر محیط ہونا لازم آتا ہے۔ کیوں جناب والا! آپ کے نزدیک خدا صرف موجودات کا ہی عالم ہے؟ اگر یہی آپ کا عقیدہ ہے تو خوب علم خدا کی قدر کی۔ وما قدروا اللّٰہ حق قدرہٖ۔

ہم سے سنئے! یاد رکھئے مسامرہ میں ہے۔ الثالث ان متعلق العلم اعم من متعلق القدرۃ فان العلم متعلق بالواجب والممکن والممتنع۔ شرح مواقف میں ہے۔ علمہ تعالیٰ یعم المفہومات کلہا الممکنۃ والواجبۃ والممتنعۃ۔ ایسا ہی شرح فقہ اکبر میں ہے۔

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ خدا کا علم صرف موجودات ہی سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ علم ممکنات وموجودات ایک قطرہ بھی نہیں علم خداوندی کا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جسقدر کہ بیان کیا گیا وہ سب محدود' خدا کا علم غیر محدود۔ پھر حضور علم خدا پر کیسے محیط ہونگے؟ اور اگر آپ نے یہ سمجھا ہے کہ ماکان وما یکون' بدء الخلق سے قیامت تک' یہی خدا کا علم ہے' تو یہ سمجھ جناب کو مبارک رہے۔ آپ نے جسقدر عربی عبارتیں نقل

فرمائیں وہ ہمارے عقیدہ کے مضر نہیں۔ مگر آپ کے مطلب کو بھی مفید نہیں۔ تمام عبارتوں سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے علوم غیبیہ سے بعض علم غیب حضور کو عطا فرمایا اور یہی تمام علماء اہلسنت کا عقیدہ ہے۔ لیکن وہ بعض ایسا نہیں جیسا کہ مولوی اشرف علی صاحب کہتے ہیں کہ ایسا بعض تو زید و عمر بچے پاگل جانور چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ بلکہ یہ بعض وہ بعض ہے جو ماکان و مایکون کے ہر ذرہ کو محیط ہے' بدء الخلق سے قیامت اور اس سے آگے کو شامل ہے۔ کما مر۔

مسئلہ نکاح میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہد بنانے والے کی جن حنفیہ نے تکفیر کی' وہ قول مرجوح اور غیر صحیح ہے۔ معدن الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے۔ والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم السلام یعلمون الغیب و یعرض علیہم الاشیاء۔ خزانۃ الروایات میں ہے۔ والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم السلام یعلمون الغیب و یعرض علیہم الاشیاء فلا یکون کفراً۔ صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو شاہد بنانے والا کافر نہیں ہوگا۔ اسلئے کہ انبیاء علیہم السلام غیب جانتے ہیں اور اشیاء اُن پر پیش کیجاتی ہیں پس کفر نہیں۔ جب حکم تکفیر غیر صحیح ہے' تو ایسے اقوال کو معرض استدلال میں پیش کرنا اتباع وہابیت اور فقہ سے ناواقفیت کی دلیل ہے اور مسلمانوں کو غلطی میں ڈالنا ہے۔ مفتی کو ایک منقح اور صحیح فتویٰ عوام کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔

حضور کے واسطے علم غیب کا اعتقاد رکھنے والے پر جو بعض عبارات فقہ سے تکفیر معلوم ہوتی ہے اُس کا محل صرف یہی ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ حضور خود بخود بلا تعلیم الٰہی علم غیب رکھتے تھے۔ اور خدا کے جمیع معلومات غیر متناہیہ کے عالم تھے۔ ایسا اعتقاد رکھنے والا بیشک کافر ہے۔

قرآن کریم میں بعض وہ آیتیں ہیں جن میں غیر خدا سے نفی علم غیب ہے۔ اور بعض وہ آیتیں جن میں انبیاء کیلئے اثبات علم غیب ہے۔ ان دونوں آیات نفی و اثبات میں بھی تطبیق کی یہی صورت ہے کہ جہاں غیر خدا سے علم غیب کی نفی ہے وہ ذاتی اور استقلالی اور احاطہ

جمیع معلومات آلہیہ کی نفی ہے۔ اور جہاں اثبات ہے وہاں علم عطائی اور بعض کا اثبات ہے۔ فتدبر واحفظ۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں اور علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔ معناھا لا یعلم ذلک استقلالاً وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالیٰ واما المعجزات والکرامات فباعلام اللہ تعالیٰ لھم وکذا اما علم باجراء العادۃ۔

مختصر الفاظ میں یہ عقیدہ یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان ومایکون کے تمام کلیات وجزئیات بدء الخلق سے قیامت تک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک کے ہر ہر ذرہ کا ہر ہر رطب ویابس کا علم عطا فرمایا۔ اور اس کی علاوہ بھی اپنی ذات وصفات اسرار ومعارف حقائق وعوارف قیامت کے بعد کے واقعات کا بھی علم عطا فرمایا۔ اور یہ جو کچھ کہ عطا فرمایا معلومات آلہیہ غیر متناہیہ کا ایک قطرہ بھی نہیں۔ یہی تمام علماء اہلسنت سلف وخلف مفسرین محدثین متکلمین اولیاء کرام صوفیاء عظام کا مذہب مہذب مسلک منقط منہج متوسط ہے نہ اس میں تفریط کا شائبہ نہ افراط کا واہمہ۔

تقدیح فی التوضیح

مصنف رسالہ نے ابتدا میں ایک توضیح لکھی ہے جس میں مسئلہ علم غیب اور حکم تکفیر کے عنوان کے ماتحت آپ تحریر فرماتے ہیں۔" افراط کے سلسلہ میں ایک درجہ ایسا ہے جس کو اگرچہ ہم گمراہی سے تعبیر کرسکتے ہیں لیکن اس پر تکفیر جائز نہیں۔ مثلاً ایک جماعت ایسی موجود ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کلی کی قائل ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جمیع معلومات پر حضور علیہ السلام محیط نہیں اور جمیع غیوب غیر متناہیہ پر بھی حضور علیہ السلام مطلع نہیں۔" الخ

جب یہ جماعت اس امر کی معترف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جمیع معلومات پر حضور محیط نہیں اور جمیع غیوب غیر متناہیہ پر مطلع نہیں اور حضور کے علم کو اللہ کے علم سے کوئی نسبت نہیں کما قلتم تو پھر جناب! ایسے مطابق قرآن وحدیث عقیدہ رکھنے والوں پر گمراہی کا فتوے دینا عین گمراہی اور اتباع ہوائے نفس ہے۔ اور اگر اس جماعت کو اس وجہ سے آپ گمراہ کہیں

کہ وہ جماعت حضور کو ماکان و مایکون کے تمام کلیات وجزئیات کائنات ومخلوقات کے تمام واقعات وحالات عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک بدء الخلق سے قیامت تک کے تمام موجودات کا عالم ومطلع خبیر ومخبر مانتی ہے۔ اور یہی آپ کا منشا بھی ہے اور یہی جماعت آپ کی مطمح نظر بھی ہے۔ یہی جماعت آپ کی نگاہوں میں کھٹکتی بھی ہے۔ تو ایسی جماعت کو آپ کا اور آپ کے ہمنوا حضرات کا گمراہ سمجھنا ہٹ دھرمی ہے۔ جس جماعت کو آپ گمراہ سمجھتے ہیں اُس جماعت میں ذرا آنکھیں کھول کے دیکھئے کون کون ہیں؟ جماعت صحابہ میں سے حضرت عمر فاروق حضرت عمر ابن الخطاب انصاری حضرت حذیفہ حضرت معاذ ابن جبل حضرت ابوذر غفاری حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم۔ جماعت محدثین سے امام بخاری امام مسلم امام احمد بن حنبل محدث طبرانی صاحب مشکوٰۃ محدث ترمذی رحمۃ اللہ علیہم۔ جماعت علماء سے علامہ طیبی علامہ عینی حنفی صاحب معالم التنزیل علامہ ابن کیسان علامہ اسمٰعیل حقی آفندی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علامہ خفاجی علامہ زرقانی ملا علی قاری علامہ قیصری رحمۃ اللہ علیہم۔ ان حضرات کے ارشادات واقوال تو میں نے اس رسالہ میں نقل کئے ہیں۔ علاوہ ان کے اور علماء کرام جن کے اقوال بخوف تطویل تحریر میں نہیں آئے۔ ان سب حضرات کا وہی عقیدہ ہے جو میں نے حضور کے علم کے متعلق بیان کیا۔ **انصاف! للہ انصاف!!** کیا یہ تمام حضرات آپ کے نزدیک گمراہ ہیں؟ معاذ اللہ! لقد قالوا!۔

قولہ ۔ "دوسری طرف اُن کو بعض احادیث کے ظاہری عموم الفاظ سے ٹھوکر لگی"۔

اقول ۔ شراح حدیث جن کے اقوال میں نے ذکر کئے ہیں، اُنہوں نے جب اُن حدیثوں کی شرح لکھی جو عموم پر دلالت کرتی ہیں تو اُن کے عموم کو برقرار رکھا۔ بلکہ اُن کے عموم کی تشریح کردی۔ جیسا کہ واضح ہو چکا۔ تو ان تمام علماء کرام نے آپ کے نزدیک ٹھوکر کھائی؟ اے جناب! لغزش اُن کو ہوئی جنہوں نے بلاوجہ بلا ضرورت بلا قانون بلا دلیل الفاظ عامہ کی تخصیص کی اور مدعائے باطل کے ثبوت میں قرآن وحدیث کی تفسیر وشرح گھر بیٹھے گڑھی۔

آپ کے رسالہ کی "ضروری توضیح" دیکھنے کے بعد یہ بھی سمجھ میں آیا کہ ماشاء اللہ

آپ کے کلام میں منطقیوں کا چھے دار تناقض بھی موجود ہے - جی ہاں لطف کلام تو یہی ہے کہ کوئی بات ٹھکانے کی نہ ہو - صـ۱۴ پر آپ نے فرمایا کہ "بدء الخلق سے لیکر قیامت تک بلکہ ہمیشہ کی تمام اشیاء و موجودات وغیرہ وغیرہ کا عالم قرار دینا" اور آگے چلکر اتنے ہی علم کو علم کلی بتایا - اور اس علم کلی ماننے والے پر حکم تکفیر صادر فرمایا - "ضروری توضیح" میں لکھا کہ "علم کلی ماننے والوں کی اگرچہ تکفیر جائز نہیں مگر گمراہ ضرور ہیں" - ایک ہی عقیدہ پر ایک ہی حیثیت سے ایک جگہ تکفیر دوسری جگہ عدم تکفیر - یہ ہے تناقض -

نیز صـ۱۴ پر آپ نے فرمایا کہ فقہاء کرام نے اُن لوگوں کی تکفیر کی ہے جو حضور کو بدء الخلق سے قیامت تک تمام اشیاء و موجودات و کائنات کے ذرہ ذرہ کا عالم جانتے ہیں - اور ضروری توضیح میں فرماتے ہیں کہ فقہاء کرام نے اُن کی تکفیر کی کہ جو جمیع معلومات الٰہیہ کا محیط جانتے ہیں - یہ ہے تناقض کیونکہ جمیع معلومات الٰہیہ بدء الخلق سے قیامت تک ہی نہیں ہیں جیساکہ ہم بتا چکے -

آپ نے کئی جگہ تحریر فرمایا - علم غیب کلی - ایسا علم کلی - اور ثابت آپ نے یہ فرمایا کہ مخلوق کو یہ علم کلی نہیں - بلکہ یہ علم کلی خدا کا ہے - دریافت طلب یہ ہے کہ لفظ "کلی" علم کا مضاف الیہ ہے یا صفت؟ اگر مضاف الیہ ہے تو یہ معنے ہوئے کہ خدا کو کلی کا علم غیب ہے اور جزئی کا نہیں - حالانکہ یہ مذہب فلاسفہ کا ہے جیساکہ شرح عقائد میں لکھا ہے - اور اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ کلی اور جزئی دونوں کا عالم ہے - اور اگر "کلی" صفت ہے تو "کلی" کے آپ نے کیا معنے مراد لئے؟ وہ "کلی" جو منطقیوں کے نزدیک "کلی" ہے تو اس سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں - غالباً کلی کے معنے آپ نے تمام اور جمیع کے لئے - تو لغت سے یا اصطلاح سے ثابت کیجئے کہ کلی بمعنی جمیع اور تمام کے آتا ہے - اور اگر آپ نے تمام اور جمیع کے معنے ہی لئے حالانکہ یہ غلط ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ ایک جماعت ایسی موجود ہے جو حضور کیلئے جمیع علم غیب کی قائل ہے لیکن ان کی تکفیر جائز نہیں، پھر آگے چلکر لکھتے ہیں کہ فقہاء نے جن کی تکفیر کی ہے اُن سے میری مراد وہی لوگ ہیں جو جمیع علم غیب کے قائل ہیں - یہ ہے تناقض - غرضکہ تمام رسالہ ایسے ہی خلاف اصول مضامین

سے ملوث ہے۔ جناب والا! ایسے مقام پر لفظ کلی نہیں بولا کرتے ہیں بلکہ لفظ جمیع اور تمام اور "کل" بلا "یا" کے استعمال کرتے ہیں۔ فتدبر۔

بہ تقاضائے احباب مرض کی حالت میں یہ سطور لکھنے کا موقع ہوا۔ رسالہ "سبیل الرشاد" میں اور بھی بہت سے ایسے جملے ہیں جس پر علمی گرفتیں کی جاسکتی ہیں بالفعل وہ فروگذاشت کی گئی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسری تحریر میں پیش ہونگی۔ بالفعل علم غیب ہی کے متعلق تحریر کا موقع ہوا۔ بشریت اور حاضر ناظر کے مسئلہ پر بھی کسی وقت تنقید پیش کرونگا منتظر رہیں۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہم کو اور تمام مسلمانوں کو پکا سُنّی بناوے اور اللہ تعالےٰ افتراق بین المسلمین کی آگ بجھاوے۔ سب مل جُل کر ایک مذہب اہل سنت پر قائم ہو کر سلف صالحین کا نمونہ بنجائیں۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

کتبہ

الفقیر ابو الاسد محمد عبد الحفیظ القادری البریلوی عفی عنہ

تقریظ از جناب مجمع الثنا مولوی حکیم ابو الدراسۃ محمد عالم صاحب آسی مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرتسر دام ظلہ

"دور حاضر میں مسئلہ علم غیب پر مختلف مضامین اور رسائل شائع ہو چکے ہیں جو اپنی اپنی تحقیق میں ناظرین کیلئے باعث اضافہ معلومات ثابت ہوتے ہیں۔ مگر جس پایۂ تحقیق پر رسالہ ہذا نے قدم اٹھا کر اصل حنفیت کو بے نقاب کر دیا ہے یہ بات کسی دوسرے رسالہ میں پائی نہیں جاتی۔ گو اس کے مضامین مختصر ہیں مگر اپنی تبلیغ میں کافی کامیاب نظر آتے ہیں۔ امید ہے کہ علامہ ابو الاسد دام ظلہ کسی دوسری اشاعت میں اس مضمون کو کمال پایۂ تحقیق تک پہنچانیکی کوشش فرمائینگے۔" (آسی عفی عنہ)

رسالہ "تبلیغ الاحناف" کے مقاصد و قواعد

مقاصد:- (۱) دین اسلام کی غیر مسلم اقوام کو دعوت دینا (۲) اہلسنت وجماعت خصوصاً حضرات احناف کی حمایت کرنا (۳) فرق باطلہ موجودہ کے اعتراضات کا مہذب پیرایہ میں جواب دینا (۴) گورنمنٹ اور رعایا کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد:- قیمت یا تو بذریعہ منی آرڈر پیشتر آنا چاہیئے یا وی پی طلب فرمائیں (۲) جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ روانہ کریں (۳) بوقت خریداری سابقہ رسالے بشرط موجودگی عند الطلب ارسال کئے جا سکتے ہیں (۴) جو مضامین عقائد وفقہ حنفی کے محقق ومفتی بہ ہونگے وہ درج کئے جائینگے اور بلا عوض (۵) مضامین مرسلہ نہایت صاف اور خوشخط ہونا چاہئیں ورنہ اشاعت سے مجبوری ہوگی :-

---

حضرات اہلسنّت! اور حضرات علماء کرام!

چونکہ اس رسالہ کا مقصود صرف تبلیغ مذہب حق ہے اس لئے تمام مسلمانوں کو اس رسالہ کی خریداری لازمی ہے۔ علماء کرام اپنے بیش بہا دینی مضامین سے رسالہ کو زینت بخشیں۔ امرتسر ایک ایسا مقام ہے جو الحدیث۔ اہلقرآن۔ قادیانی۔ دیوبندی۔ شیعہ تمام مذاہب کا مرکز ہے۔ ایسے مقام سے اہلسنت وجماعت کے کسی رسالہ یا اخبار کے شائع ہونے کی اہمیت کا آپ خود اندازہ فرما سکتے ہیں۔ لہذا اسکے دوام وبقا کے ذمہ دار عالم اسباب میں آپ ہی حضرات ہیں۔ رسالہ کی اشاعت بالفعل ماہوار ہے۔ اگر آپ کی عنایتوں نے دستگیری کی تو پندرہ روزہ یا ہفتہ وار کر دیا جائیگا۔

آیندہ اشاعتوں میں بالالتزام تفسیر القرآن۔ شرح احادیث۔ مسائل اعتقادیہ۔ مسائل فقہیہ سے رسالہ کو زینت دیجائیگی۔

صاحب استطاعت حضرات رسالہ کی سالانہ قیمت سے زائد جو رقم بطور امداد عنایت فرمائینگے وہ بشکریہ قبول کیجائیگی۔ اور ایسے حضرات رسالہ کے خاص معاون اور سرپرست شمار کئے جائینگے۔

(جملہ خط وکتابت وترسیل زر اس پتہ پر ہونا چاہیئے)

مینیجر رسالہ "تبلیغ الاحناف" دفتر انجمن تبلیغ الاحناف ہال بازار امرتسر

نوٹ :- اہل امرتسر کو ذیل کے پتہ سے رسالہ بقیمت ایک آنہ مل سکتا ہے :- حاجی محمد اسحاق تاجر کتب ہال بازار امرتسر